REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وّانتم اذلّۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۷　　شمارہ ۲۱

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516.

۱۷ جمادی الثانی ۱۳۹۸ھ　　۲۵ ہجرت ۱۳۵۷ ہش　　۲۵ مئی ۱۹۷۸ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۲ ہجرت (مئی) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق جرمنی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ـــ حضور بخیریت جرمنی پہنچ چکے ہیں اور صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ یہاں چند روز قیام کے بعد اواخر مئی تک لندن تشریف لے گئے۔ انشاء اللہ۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصاً اس سفر کے بابرکت ہونے اور لندن کانفرنس کی غیر معمولی کامیابی کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۲ ہجرت (مئی)۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیرِ مقامی مع اہل و عیال و درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ الحمد للہ۔

◎

غلبۂ اسلام کے زمانہ کو قریب سے قریب تر لانے کیلئے ضروری ہے کہ ہم تدابیر کے ساتھ ساتھ عاجزانہ دعاؤں پر خاص زور دیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کا ملخّص

فرمودہ ۵ مئی ۱۹۷۸ء بمقام جامع مسجد اقصیٰ ربوہ

ربوہ ۵ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج ناسازیٔ طبع کے باوجود جامع مسجد اقصیٰ میں تشریف لا کر نمازِ جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ میں بتایا کہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے متعلق خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بڑے عظیم الشان اعلان فرمائے ہیں۔ ایک اعلان تو یہ کیا کہ آپؐ کا وجود تمام عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا (وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبیاء: ۱۰۸) دوسرا اعلان اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا (سبا: ۲۹) گویا آپؐ کے بابرکت وجود کو کافۃ للناس کے لئے رسول، بشیر اور نذیر قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ نے تاقیامت تمام انسانی نسلوں کو آپؐ کی رسالت کے ماتحت قرار دینے کے بعد ایک وعدہ کا بھی ذکر کیا اور وہ وعدہ یہ ہے کہ اسلام پر تیرہ صدیاں گذر جانے کے بعد وہ زمانہ آجائے گا جبکہ بنی نوعِ انسان سارے کے سارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے اُمّتِ واحدہ بن کر جمع ہو جائیں گے۔ پہلی تین صدیاں تو اسلام کی ترقی کی صدیاں تھیں۔ جبکہ اسلام تمام معلومہ دنیا پر چھا گیا۔ ان تین صدیوں کے بعد تنزّل کا دَور شروع ہو گیا جو ایک ہزار سال تک برابر جاری رہا۔ پہلی تین صدیوں میں دنیا کے کئی حصّے ایسے تھے جو ابھی دریافت ہی نہیں ہوئے تھے۔ اس لئے اس وقت تمام بنی نوعِ انسان اسلام کے جھنڈے تلے جمع نہیں ہو سکتے تھے۔ لیکن اس کے بعد جب ایک ہزار سال اَور گزر گئے اور چودھویں صدی کا آغاز ہوا تو پھر اس وعدۂ الٰہی کے پورا ہونے کا زمانہ آگیا۔ یہ وہی زمانہ ہے جس میں سے اس وقت ہم گزر رہے ہیں۔ اس زمانہ کے مسلمانوں پر بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالےٰ کی طرف سے جتنی بڑی بشارتیں ملیں اُن کے مطابق ذمہ داریاں بھی بہت اہم عائد ہوتی ہیں۔ اور پھر اتنا ہی یہ احساس بھی بڑھتا جاتا ہے کہ انسان اپنے نفس میں کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ وہ اپنے زور سے خدائی وعدوں کو پورا نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ اس کا فضل اور اس کی نصرت شاملِ حال نہ ہو۔ اس زمانہ کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے جب کہ دنیا میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے رحمۃ للعالمین ہونے کا نقشہ عملاً نظر آجائے، ہم پر بڑی بھاری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اپنی حقیر کوششوں کے ساتھ ساتھ ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ عاجزانہ اور متضرعانہ رنگ میں اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر جھکیں اور اسی سے مدد و نصرت طلب کریں۔

حضور نے فرمایا کہ ہم اس سلسلہ میں جو حقیر کوششیں کر رہے ہیں اُن میں سے ایک کوشش وہ کانفرنس بھی ہے جو عنقریب انگلستان میں منعقد ہو رہی ہے۔ اور جس کا میں نے گذشتہ خطبہ جمعہ میں ذکر کیا تھا۔ وہاں اس کانفرنس کا بڑا چرچا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ کہف میں فرمایا ہے کہ بغیر دلیل کے عیسائیوں نے حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا بنا لیا ہے۔ مگر آخری زمانہ میں دلائل کے ساتھ اُن کے زور کو توڑا جائے گا۔ اور وہ اپنے منصوبے میں ناکام رہیں گے۔ آج ایک طرف تو مخالفینِ اسلام اپنی ساری تدابیر اور سارے اموال کو بروئے کار لا رہے ہیں۔ لیکن دوسری طرف غلبۂ اسلام کے متعلق ہمیں اللہ تعالیٰ کا وعدہ بھی نظر آرہا ہے۔ اور ہمیں خوب علم ہے کہ ہمارا خدا سچے وعدوں والا خدا ہے۔ لیکن قربانیوں، ایثار اور عاجزانہ دعاؤں کے بعد ہی یہ انقلابی تغیر ہو سکتا ہے۔ اور باطل کی جو شکست آج بظاہر ناممکنات میں معلوم ہوتی ہے وہ عاجزانہ دعاؤں، دعاؤں اور دعاؤں کے ساتھ ہی انشاء اللہ تعالےٰ ممکن بن جائے گی۔

حضور نے فرمایا:—

پس موجودہ ایام میں ضروری ہے کہ ہم دعاؤں پر بہت زور دیں۔ خدا تعالیٰ سفر و حضر میں میرا اور میرے رفقاء کا حافظ و ناصر ہو۔ اور وہ ہر آن آپ سب کا بھی حافظ و ناصر ہو۔ آپ کو ہر شرّ سے، ہر بیماری اور ہر تکلیف سے محفوظ رکھے۔ خدا کرے کہ آپ ہمارے لئے بھی اور اپنے لئے بھی مقبول دعاؤں کی توفیق پائیں۔ آمین ؕ

(الفضل ۶ مئی ۱۹۷۸ء صفحہ ۶)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن: ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۵ ہجرت ۱۳۵۷ ہش

جماعت احمدیہ میں خلافت کا بابرکت نظام

جماعت احمدیہ کی بنیاد قرآن کریم کی محکم آیات اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی واضح تصریحات وارشادات پر ہے۔ منجملہ ایسے ناقابلِ انکار دلائل کے سورت جمعہ کی وہ ابتدائی آیات ہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ حضورؐ کی پہلی بعثت اُمیّوں میں ہوئی جبکہ حضورؐ کی ایک اور بعثت بھی مقدر ہے۔ جو آخرین میں ہوگی۔ جن کے بارہ میں نزولِ قرآن کے وقت فرمایا کہ " لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ " کہ آخرین کا یہ گروہ بوجہ بُعدِ زمانی کے ابھی پہلے گروہ سے نہیں ملا۔ لیکن بہرحال ایسا ضرور ہوگا۔ کیونکہ وہ " العزیز الحکیم " ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ اور حکمتِ تامّہ کے تحت یہ سب باتیں ہوں گی۔ مگر اپنے وقت پر۔ جب وہ وقت آئے گا تو دُنیا خود جان لے گی کہ خدا کی کہی ہوئی باتیں درست تھیں اور اُن میں کوئی تخلف نہیں ہوا۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ ثانیہ کے بارہ میں ایک اور مقام پر عظیم الشان خبر دیتے ہوئے فرمایا هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ (الصف) اس میں بتایا گیا ہے کہ ایک وقت آئے گا جب دینِ اسلام کو دیگر تمام ادیان پر نمایاں رنگ کا رُوحانی غلبہ حاصل ہوگا۔ اور معقولی دُنیا کے لئے اسلام کے تفوّق کو تسلیم کر لینے کے سوا اور کوئی چارہ نہ ہوگا اور ایسے حالات پیدا ہوں گے کہ بے ساختہ لوگوں کی زبانوں سے یہ بات نکلے گی کہ دینِ اسلام غالب رہا۔

پُرانے مفسّرینِ کرام نے اس آیتِ کریمہ کے متعلق اتفاق کیا ہے کہ اِس بات کا ظہور امام مہدی علیہ السلام اور مسیح موعود کے زمانہ میں ہوگا۔ علاوہ ازیں متعدد احادیثِ نبویہؐ سے یہ بات بپایۂ ثبوت پہنچتی ہے کہ اسلام کے دورِ تنزّل کے بعد اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا کام اسی مقدس وجود یعنی امام مہدی اور مسیح موعود کے ذریعہ پورا ہونے والا ہے۔ یہ مقدس امام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اُمتی، آپؐ کا تابع اور خادم اور جاں نثار ہوگا۔ جو آپؐ کے دین کی تجدید کرے گا۔ اُس کے ذریعہ دلوں میں پھر سے ایسا تازہ ایمان قائم ہوگا جو اپنے اندر زبردست قوتِ عملیہ رکھتا ہوگا۔ بالکل ایسا ہی جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے نتیجہ میں صحابہ کرام کو ایسا ایمان نصیب ہُوا جس نے اُن کے اندر خدمت و اشاعتِ اسلام کا ایسا جذبہ پیدا کر دیا کہ مخالف سے مخالف حالات میں بھی اس مقدس گروہ نے دین کو دُنیا پر مقدم کر کے دکھا دیا۔ اِس طرح گویا آقا اور غلام کے اندازِ کار میں مکمل طور پر یکسانیت پائی جاتی ہوگی۔ اسی لئے تو حضورؐ نے فرقۂ ناجیہ کی واضح علامت بیان کرتے ہوئے فرمایا مَآ اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ۔ کہ جس انداز میں تم میرا اور میرے صحابہ کا عملی نمونہ مشاہدہ کرتے ہو۔ بس اسی کا کامل عکس آنے والے امام مہدی اور مسیح موعود اور اس کی جماعت میں ہوگا۔

جماعت احمدیہ کو قائم ہوئے نوّے برس ہو گئے۔ خدا کے فضل و کرم سے اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور قرآن کریم کی خدمت، مساجد کی تعمیر اور نوعِ انسان کی بے مثال ہمدردی کا عملی مُشاہدہ اکنافِ عالم میں قائم شدہ جماعتِ احمدیہ کے تبلیغی مشنز، درسگاہوں اور مبلغین سے بخوبی ہو سکتا ہے۔ اسلامی فرقوں میں سے احمدیہ جماعت واحد اسلامی فرقہ ہے جس نے لاکھوں لاکھ عیسائیوں اور بد مذہب لوگوں کو حلقہ بگوشِ اسلام کرنے اور اُن کے دِلوں میں پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عقیدت بھر دینے کی سعادت حاصل کی۔ اس طرح پر اسلام کی عالمگیر تبلیغ واشاعت بجالانے میں وہ بابرکت نظام شاندار طور پر ممد و معاون ہے جو جماعت احمدیہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وفات کے بعد نظامِ خلافت کے نام سے جاری ہُوا۔ اور یہ سلسلہ بفضلہ تعالیٰ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔

آج سے ستّر سال قبل جب مقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بتاریخ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء وفات ہوئی تو اگلے روز ہی آپؐ کے وصایا مندرجہ رسالہ "الوصیت" کے مطابق جماعت احمدیہ کے تمام حاضر الوقت نمائندگان نے متفقہ طور پر حضرت حاجی الحرمین مولانا حکیم نور الدین صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پہلا خلیفہ اور جانشین منتخب کیا۔ اِس طرح ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کا دن جماعتِ احمدیہ میں ایک خاص تاریخی دن ہے۔ جبکہ جماعتِ احمدیہ میں خلافت کا نظام قائم ہُوا۔ اسی کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی اُمّت کے بارہ میں وہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی جس میں واضح کیا گیا تھا کہ ثُمَّ تَكُوْنُ الْخِلَافَةُ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ کہ جور وجبر کا دورِ ملوکیت ختم ہو جانے کے بعد اُمّتِ محمدیہ کے اندر پھر سے خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا قیام عمل میں آئے گا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وفات سے اڑھائی سال قبل "الوصیت" نام سے ایک جلیل القدر رسالہ رقم فرمایا جس میں حضورؑ نے خدا تعالیٰ سے خبر پاکر ایک تو اپنی عنقریب وفات کی خبر دی تا جب وہ وقت آئے تو جماعتِ احمدیہ اِس صدمہ کو برداشت کرنے کے لئے پہلے سے تیار ہو۔ دوسرے نمبر پر آپ نے اُس طریق اور نظام کی بھی وضاحت اور صراحت فرما دی جو حضورؑ کی وفات کے بعد جماعت کے شیرازہ کو قائم رکھتے ہوئے ان مقاصد کو بطریقِ احسن پورا کرتے چلے جانے میں ممد و معاون ثابت ہو۔ جن مقاصد کے پیشِ نظر حضورؑ کی بعثت عمل میں آئی۔ جیسا کہ حضور اِسی رسالہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"خدا چاہتا ہے کہ اُن تمام رُوحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں، کیا یورپ اور کیا ایشیا اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے۔ اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دُنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔" (رسالہ الوصیت صفحہ ۸، ۹)

حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد جماعت کی قیادت اور اُن مقاصد کے حصول کے لئے جس نوع کا نظام قائم ہونا خدا کو منظور تھا اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔

"مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دُوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔" (ایضاً صفحہ ۸)

خدا تعالیٰ کی ان دونوں قدرتوں کے اظہار کی مزید وضاحت کرتے ہوئے حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔

"غرض (خدا) دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (۲) دُوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے۔ اور دشمن زور میں آجاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی۔ اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ ...... جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے وقت میں ہُوا۔ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے۔ اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالےٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔ اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پُورا کیا جو فرمایا تھا وَلَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا۔"

خدا تعالیٰ کی اس سنّتِ قدیمہ کا ذکر کرتے ہوئے جو پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ظاہر ہوئی۔ حضورؑ نے صاف لفظوں میں اپنی جماعت پر بھی واضح فرمایا کہ حضور کی اپنی وفات کے بعد بھی اسی طرح جماعت کے اندر سلسلۂ خلافت جاری وساری رہے گا۔ چنانچہ حضور نے لکھا:۔

"سو اَب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سُنّت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی (یعنی عنقریب حضورؑ کی اپنی وفات کی بات۔ ناقل) غمگین مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دُوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دُوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔" (رسالہ الوصیت صفحہ ۷)

رسالہ الوصیت کے ان لطیف اقتباسات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حضور علیہ السلام نے اپنی وفات کے بعد جماعت کے اندر نظامِ خلافت کے جاری وساری رہنے کے بارہ میں

(باقی صلا پر)

تبرّکات

مَیں خُدا کی ایک مجسّم قُدرت ہُوں

اور

میرے بعد بعض اور وجُود ہوں گے جو دوسری قُدرت کا مظہر ہوں گے

کلماتِ طیّبات حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

"یہ خدا تعالیٰ کی سُنّت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین پر پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ[*] اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی کو ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا۔ اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَ لَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا یعنی خوف کے بعد ہم پھر ان کے پاؤں جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جبکہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دیں فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا۔ جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا اور صلیب کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سُنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سُنّت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے۔ پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی ہے۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائیگی۔" (الوصیۃ صفحہ ۶،۷،۸)

[*] (ترجمہ) خدا نے لکھ رکھا ہے کہ وہ اور اس کے نبی غالب رہیں گے۔ منہ

قدرتِ ثانیہ

از محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

جماعتِ احمدیہ کے پچاسیویں جلسہ سالانہ ربوہ کے موقعہ پر محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) نے 'قدرتِ ثانیہ' کے موضوع پر جو تقریر فرمائی اس کا ایک حصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے ——— (ایڈیٹر بدر)

مضمون کی اہمیت

میری تقریر قدرتِ ثانیہ کے موضوع پر ہے یہ مضمون خاص اہمیت رکھتا ہے حقیقت یہ ہے کہ اس مضمون کا تعلق جماعتی زندگی اور بقا سے ہے بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ اُمّتِ مسلمہ کی زندگی اور بقا اس سے وابستہ ہے تو یہ بھی حقیقت ہو گی۔

اس مضمون کی اہمیت کے پیشِ نظر اس بات کی ضرورت ہے کہ بار بار اس مضمون کو جماعت کے سامنے پیش کیا جائے تا اس کی افادیت سے جماعت آگاہ رہے بالخصوص جماعت کا ایسا طبقہ جو نیا داخل ہوا ہے اور پیدائشی احمدیوں کی جو بہت بڑی نسل اب بفضلِ خدا تیار ہو گئی ہے ان کی واقفیت اور آگاہی کے لئے اس مضمون کی تفصیلات کا بیان از بس ضروری ہے تا کسی وسوسہ انداز کی غلط تعبیر و تشریح سے وہ کسی کمزوری کا شکار نہ ہو جائیں اور اپنے ایمان کی عمارت کو نقصان نہ پہنچا بیٹھیں۔

قدرتِ ثانیہ کیا ہے؟

قدرتِ ثانیہ کیا ہے؟ اس سے کیا مراد ہے؟ اور کس رنگ میں قدرتِ ثانیہ کا ظہور مقدر ہے اور جماعت کی زندگی ترقی اور استحکام سے اس کا کیا تعلق ہے؟ ان سب امور کو خاکسار نے اس وقت واضح کرنا ہے وباللہ التوفیق

سو یاد رہے کہ 'قدرتِ ثانیہ' یا دوسری قدرت ایک خاص اصطلاح ہے جسے معین مفہوم و مقصود کے لئے حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلی دفعہ رسالہ 'الوصیۃ' میں استعمال کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب متواتر اور پے در پے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی وفات کے متعلق الہامات ہونے لگے اور آپ نے سمجھا کہ وقتِ وفات قریب ہے تو آپ نے دسمبر ۱۹۰۵ء میں رسالہ الوصیۃ تحریر فرمایا اور اس میں لکھا:-

"چونکہ خدائے عزّ و جل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے اور اس بارہ میں اس کی وحی اس قدر تواتر سے ہوئی کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا اور اس زندگی کو میرے پر سرد کر دیا اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اپنے دوستوں اور ان تمام لوگوں کے لئے جو میرے کلام سے فائدہ اٹھانا چاہیں - چند نصائح لکھوں"۔
(الوصیۃ صفحہ ۱)

اس کے بعد آپ نے اس متواتر وحی کو درج کیا جو آپ کی وفات کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوئی اور جماعت کو اللہ تعالیٰ کی سنت بتا کر تسلی دیتے ہوئے تحریر فرمایا کہ:-

"سو تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس اپنی وفات کی بیان کی - غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے"۔
(الوصیۃ صفحہ ۶)

جماعت کی تسلی جماعت کے ہم و غم کو دور کرنے اور جماعت کو پریشانیوں سے بچانے اور اس کی تمکنت اور مضبوطی کے لئے خدا سے علم پا کر حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قدرتِ ثانیہ کی جو اس تحریر میں خبر دی تھی اس کے متعلق معلوم کرنا ہے کہ اس سے کیا مراد ہے؟ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس سے مراد صرف تائیدِ الٰہی ہے جس کا ظہور آپ کی وفات کے بعد ہونا تھا یا اس سے مراد قومی طاقت اور جماعت ہے بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ 'قدرتِ ثانیہ' کا ابھی ظہور نہیں ہوا بلکہ تین سو سال بعد بلکہ یا قربِ قیامت میں اس کا ظہور ہو گا لیکن ان تمام خیالات کے برعکس ہمارا یہ موقف ہے کہ 'قدرتِ ثانیہ' سے مراد نظامِ خلافت ہے جس کا ظہور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے معًا بعد ہونا تھا اور مستقل خلافت کے قیام کی صورت میں ہونا تھا اور اسی طرح ہونا تھا جس طرح حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے معًا بعد خلفائے راشدین کا ہوا اور جس کا وعدہ آیتِ استخلاف میں بھی دیا گیا ہے۔

'قدرتِ ثانیہ' کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی تصریحات

'قدرتِ ثانیہ' کی اصطلاح چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے استعمال فرمائی ہے اس لئے ضروری ہے کہ پہلے ہم یہ معلوم کریں کہ آپ نے اس سے کیا مراد لی اور اس کے ظہور کو کس شکل و صورت میں سمجھا ہے سب سے پہلے رسالہ 'الوصیۃ' سے آپ کی تحریر کے اس حصہ کو من و عن پڑھ کر سنا دیتا ہوں جس میں آپ نے گیارہ دفعہ 'قدرتِ ثانیہ' یا دوسری قدرت کی اصطلاح کو استعمال فرمایا اور اس کی خوب وضاحت کر دی ہے آپ تحریر فرماتے ہیں:-

"یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو آخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلعم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا۔ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پاؤں جما دیں گے ....."

اس کے بعد آپ قدرتِ ثانیہ کے متعلق مزید فرماتے ہیں وہ بہ عزیزو جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے اس لئے تم

میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"

پھر آپؑ اسی تسلسل میں فرماتے ہیں:-

"میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھادے کہ تمہارا خدا ایسا قادر ہے ...... اور چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہوں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں، توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پاکر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔"

(الوصیت ص۶-۷)

"قدرت ثانیہ" یا دوسری قدرت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ میں نے من وعن آپ کو سنا دیا ہے گو اس مقدس تحریر کی ایک ایک سطر اور اس کا ایک ایک لفظ "قدرت ثانیہ" اور دوسری قدرت کی حقیقت اور جس شکل وصورت اور رنگ میں اس کا ظہور مقدر تھا۔ اس کی وضاحت کر رہا ہے کہ اس سے مراد صرف خلافت کا نظام ہے اور حضورؑ کی وفات کے معاً بعد اس نظام نے قائم ہونا تھا۔

قدرت ثانیہ سے مراد نظام خلافت ہونے کے سات ثبوت

تاہم ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حضورؑ کی اس تحریر سے معین طور پر بعض ایسے ثبوت پیش کروں جن سے پورے طور پر واضح ہو جائے کہ قدرت ثانیہ یا دوسری قدرت سے مراد صرف اور صرف نظام خلافت ہے جس کا قیام تائید الٰہی سے حضورؑ کی وفات کے معاً بعد ہونا تھا اور بفضل خدا، اللہ تعالیٰ کی مشیت و وعدہ کے مطابق اس کا قیام خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی شکل میں ہو چکا۔

پہلا ثبوت

اس سلسلہ میں سب سے پہلا ثبوت اس بات کا کہ قدرت ثانیہ سے مراد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک، خلافت کا نظام تھا یہ ہے کہ "قدرت ثانیہ" کی تشریح کرتے ہوئے حضورؑ تحریر فرماتے ہیں:-

"(خدا تعالیٰ) دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی۔ اور خود لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوئے تھام لیا۔"

یہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وضاحت سے فرما دیا ہے کہ "قدرت ثانیہ" سے مراد نظام خلافت ہے۔ اسی واسطے آپ نے "قدرت ثانیہ" کے ظہور کے لئے مثال کے طور پر حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ذکر کیا جنہیں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قدرت ثانیہ کا مظہر بناتے ہوئے خلافت کے منصب پر فائز فرمایا اور اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی وجہ سے جو خطرہ اور خوف کی حالت پیدا ہو گئی تھی اس سے "قدرت ثانیہ" کے مظہر اوّل کو کھڑا کر کے اسلام کی حفاظت فرمائی۔

حضرت ابوبکرؓ کی مثال دے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات کو واضح فرما دیا ہے کہ "قدرت ثانیہ" سے مراد خلافت ہے اور خلافت بھی فرد واحد کی۔

دوسرا ثبوت

دوسرا ثبوت اس بات کا کہ "قدرت ثانیہ" سے مراد خلافت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قدرت ثانیہ کی وضاحت کے سلسلہ میں آیت استخلاف کو پیش کیا جیسا کہ آپؑ نے فرمایا:-

"تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔"

"قدرت ثانیہ" کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی آیت استخلاف جس میں خلافت کے قیام کا امتِ مسلمہ کو وعدہ دیا گیا ہے، کا ذکر کر کے اس بات کی وضاحت فرما دی کہ آپ کے نزدیک "قدرت ثانیہ" اور خلافت ایک ہی چیز ہے ورنہ "قدرت ثانیہ" کے ساتھ آیت استخلاف کے ذکر کی کیا ضرورت تھی؟!

تیسرا ثبوت

تیسرا ثبوت اس بات کا کہ "قدرت ثانیہ" سے مراد خلافت ہے یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اس تحریر میں اللہ تعالیٰ کی قدیم سنت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ دو قدرتیں دکھاتا ہے۔ پہلی قدرت کے متعلق تو فرمایا کہ خود نبیوں کے ہاتھ سے دکھاتا ہے اور دوسری قدرت کے متعلق فرمایا کہ اس وقت دکھاتا ہے جب نبی کی وفات ہو جاتی ہے چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں کہ:-

"(اللہ تعالیٰ) دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے .... تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔"

گویا خدا تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ ایک قدرت نبیوں کے ذریعہ ظاہر کرتا ہے اور دوسری قدرت کا اظہار نبیوں کی وفات کے بعد کرتا ہے جو خلافت کی شکل میں ہوتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس نکتہ کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"مَا كَانَتْ نُبُوَّةٌ قَطُّ إِلَّا تَبِعَتْهَا خِلَافَةٌ"

کہ دنیا میں یہ سنت جاری ہے کہ ہر نبوت کے بعد خلافت ضرور قائم ہوتی ہے۔

یعنی قدرت اولیٰ کے بعد قدرت ثانیہ کا ظہور ہوتا ہے گویا خلافت نبوت کے جاری کردہ کاموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا اہم ذریعہ ہے۔

پس تیسرا ثبوت اس بات کا کہ "قدرت ثانیہ" سے مراد خلافت ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ کی اس سنت مستمرہ کا ذکر کرنا ہے جو نبیوں اور ان کے بعد خلفاء کی صورت میں قائم ہوتی ہے۔ اسی سنت مستمرہ کا ذکر کرتے ہوئے "شہادۃ القرآن" میں بھی حضورؑ فرماتے ہیں:-

"کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں۔ لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلّی طور پر ہمیشہ کیلئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔" (شہادۃ القرآن ص۵۷)

چوتھا ثبوت

اس بات کا کہ "قدرتِ ثانیہ" سے مراد خلافت ہی کا نظام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فرمان ہے کہ:-

"دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"

یہ حوالہ یقینی دلیل ہے اس امر کی کہ قدرتِ ثانیہ سے مراد خلافت ہے۔ کیونکہ خلافت ہی ایسا نظام ہے جو حضورؑ کی زندگی میں ظہور پذیر نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ خلافت کے معنے ہیں:۔ اصل کی وفات کے بعد جانشین اور نائب ہونا۔ اور وفات و زندگی ایک وقت میں جمع نہیں ہو سکتی چنانچہ واقعات بھی یہی بتاتے ہیں کہ حضورؑ کی وفات کے معًا بعد جماعت میں خلافت آگئی۔ معلوم ہوا کہ "قدرتِ ثانیہ" سے مراد خلافت ہے نہ کہ کچھ اور۔

پانچواں ثبوت

اس بات کا کہ "قدرتِ ثانیہ" سے مراد خلافت کا نظام ہے، یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صراحت سے فرمایا ہے کہ:۔

"میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔"

ان الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ "قدرتِ ثانیہ" سے مراد خلفاء کا وجود ہے۔ کیونکہ حضور نے فرمایا ہے کہ میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو "قدرتِ ثانیہ" کے مظہر ہوں گے گویا آپ کے بعد جو متعدد خلفاء ہوں گے اور پے در پے ہوں گے۔ اور یہ نظام خلافت قیامت تک جاری رہے گا کیونکہ اس کے ساتھ ہی حضورؑ نے یہ بھی فرمایا کہ:۔

"وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"

یعنی دوسری قدرت کے مظہر سلسلہ وار منصب خلافت پر فائز ہوں گے ان کا یہ سلسلہ چندروزہ نہیں ہوگا یا چند لوگوں کے لئے نہیں ہوگا بلکہ اس بشارت کے مطابق جماعت کی تقویت اور استحکام کے لئے یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ "قدرتِ ثانیہ" یعنی خلافتِ احمدیہ کے تین مظاہر قائم ہو چکے ہیں اور ہمارا ایمان اور یقین ہے کہ انشاء اللہ یہ سلسلہ دائمی طور پر جاری رہے گا۔

چھٹا ثبوت

اس بات کا کہ "قدرتِ ثانیہ" سے مراد نظام خلافت ہے، یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وفات کے بعد "قدرتِ ثانیہ" کے ذکر میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ:۔

"چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔"

یہ حوالہ ظاہر کرتا ہے کہ انبیاء کے بعد ان کے جانشین چونکہ اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت سے منصب خلافت پر قائم ہوتے ہیں جو انبیاء کے رنگ میں رنگین اور اپنی بزرگی اور پاک نفسی کے باعث ایک خاص جذب کے مالک اور اس لائق ہوتے ہیں کہ نبی اور مامور من اللہ کی وفات کے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی مؤید من اللہ وجودوں کو اپنے بعد لوگوں سے بیعت لینے کی ہدایت فرمائی۔

ساتواں ثبوت

اس بات کا کہ "قدرتِ ثانیہ" سے مراد خلافت کا نظام ہے یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "قدرتِ ثانیہ" کے ظہور کے ساتھ جن مقاصد کی تکمیل وابستہ فرمائی ہے وہ بعینہٖ وہی مقاصد ہیں جو خلافت کے ذریعہ تکمیل پاتے ہیں۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں کہ:۔

"(اللہ تعالیٰ) دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑجاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جمادیں گے۔"

(الوصیت صفحہ ۵)

"جس راستبازی کو وہ (انبیاء) دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔"

(الوصیت صفحہ ۵)

تاریخ اسلام اس بات کی شاہد ناطق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو حالات پیدا ہوئے ان کی اصلاح کے لئے خلافت کے نظام کو اللہ تعالیٰ نے قائم فرمایا اور ان مقاصد کی تکمیل کے لئے حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفہ اوّل کو کھڑا کیا اور آپ کے بعد دوسرے خلفاء سے یہ کام لیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وفات کے بعد حالات کی اصلاح اور مقاصد کی تکمیل کے لئے "قدرتِ ثانیہ" کا آنا ضروری قرار دیا۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ حضورؑ کے نزدیک "قدرتِ ثانیہ" سے مراد خلافت ہی تھی۔ خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت نے بھی ثابت کر دیا کہ آپؑ کے بعد جو حالات پیدا ہوئے اور جو مشکلات آئیں ان سب کی اصلاح اور آپؑ کے مقاصد کی تکمیل "قدرتِ ثانیہ" کے مظہر اوّل و ثانی اور ثالث خلفاء کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے قائم کئے اور آئندہ بھی کرتا چلا جائے گا۔

ان ہر دو حوالوں سے بھی یہ امر صاف طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ "قدرتِ ثانیہ" سے مراد خلافت ہے جس کا سلسلہ دائمی اور غیر منقطع ہے۔ یعنی آپؑ کی وفات کے معًا بعد خلافت کا جو سلسلہ شروع ہوا وہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا اور یکے بعد دیگرے خلفاء آتے رہیں گے ان میں سے ہر ایک اپنے وقت کا مصلح، امام اور "قدرتِ ثانیہ" کا مظہر ہوگا۔ اور رشد و ہدایت کے کام کو جاری رکھے گا۔ رسالہ "الوصیت" میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "قدرتِ ثانیہ" کے بارہ میں جو کچھ لکھا ہے اس سے اس وقت میں نے سات ثبوت اس بات کے پیش کئے ہیں کہ "قدرتِ ثانیہ" سے مراد خلافت کا نظام ہے۔

جماعت کا طرزِ عمل

اس کے بعد جب ہم جماعت کے طرزِ عمل کو دیکھتے ہیں تو اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وضاحت کے مطابق جماعت نے "قدرتِ ثانیہ" یا "دوسری قدرت" سے مراد خلافت کا نظام ہی سمجھا اور آپؑ کی وفات کے بعد جب جماعت کی پریشانی کو دور کرنے اور سنبھالنے اور آپؑ کے مقاصد کی تکمیل کے لئے سوال اُٹھا تو ساری جماعت نے یکزبان ہو کر یہ فیصلہ کیا کہ آپؑ کی وصیت کی تکمیل میں آپؑ کے بعد خلافت کا قیام ہو اور خلیفہ کا انتخاب عمل میں آئے۔ چنانچہ متفقہ طور پر حضرت سیدنا نورالدین رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیفہ اوّل تسلیم کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ کا سب سے پہلا اور واضح اور کلی اجماع اس بات پر ہوا کہ "قدرتِ ثانیہ" سے مراد خلافت کا نظام ہے۔ اس کا ثبوت وہ اعلان ہے جو اس موقعہ پر جناب خواجہ کمال الدین صاحب نے صدر انجمن احمدیہ قادیان

کے سیکرٹری کی حیثیت سے انجمن کے جملہ ممبران کی طرف سے جماعت کی اطلاع کے لئے جاری کیا۔ اس میں جناب خواجہ صاحب نے لکھا:-

"حضور علیہ السلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ رسالہ "الوصیت" کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان و اقرباء حضرت مسیح موعود علیہ السلام باجازت حضرت ام المومنین، کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی جس کی تعداد اُس وقت بارہ سو تھی والا مناقب حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب حکیم نور الدین سلمہ، کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا۔ ـــــ اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔"

اور پھر اسی اعلان میں جناب خواجہ صاحب نے آگے چل کر مزید یہ فرمایا:-

"کل حاضرین نے جن کی تعداد اوپر دی گئی ہے بالاتفاق خلیفۃ المسیح قبول کیا۔ یہ خط بطور اطلاع کل سلسلہ کے ممبران کو لکھا جاتا ہے کہ وہ اس خط کے پڑھنے کے بعد فی الفور حضرت حکیم الامت خلیفۃ المسیح والمہدی کی خدمت بابرکت میں خود یا بذریعہ تحریر بیعت کریں۔"

(الحکم ۲۸ مئی و بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء)

گویا جماعت احمدیہ کا من حیث القوم پہلا اور کلی اجماع تھا جس میں اس بات کا اعتراف کیا گیا تھا کہ رسالہ "الوصیت" میں جو وصایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت کی ترقی و استحکام اور اس کی زندگی و بقا کے لئے تجویز کی ہیں اور "قدرت ثانیہ" کی آمد اور اس کے ظہور سے تعلق رکھتی ہیں ان کی مطابقت میں حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب رضی کو "قدرت ثانیہ" کا مظہر اوّل قرار دیکر انہیں خلیفۃ المسیح والمہدی تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اس جماعتی اجماع کا اخبارات میں اعلان کیا گیا۔ بالاتفاق تمام جماعت نے اسے قبول کیا۔ پس جماعت کا یہ پہلا اور کلی اجماع جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے معاً بعد ہوا۔ اس بات کا کھلا کھلا ثبوت ہے کہ ساری کی ساری جماعت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تربیت یافتہ تھی انہوں نے رسالہ "الوصیت" میں مندرجہ ہدایات کے مطابق "قدرت ثانیہ" سے خلافت کا نظام ہی مراد لیا اور عملاً بیعت کر کے مزید تصدیق اپنے موقف کی کر دی۔

بزرگانِ جماعت کی تصریحات

اس کے بعد بھی جماعت کے سرکردہ بزرگ اور معتمدین وقتاً فوقتاً اس موقف کی تصدیق کرتے رہے اور اخبارات میں اور تقریروں میں اس حقیقت کا علی الاعلان اظہار کرتے رہے کہ "قدرت ثانیہ" سے مراد خلافت ہے۔ چنانچہ اخبار الحکم ۱۸ جون ۱۹۰۸ء میں یہ اعلان کیا گیا کہ

"بڑی خوشی کا مقام ہے کہ خدا تعالیٰ نے "قدرت ثانیہ" کے ظہور کا مظہر اوّل ہمیں عطا کیا ہے وہ مظہر اوّل وہی ہے جس کا ذکر میں پہلے کر آیا ہوں یعنی حضرت حکیم الامت۔"

جماعت کے سرکردہ معتمدین کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا:-

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس وصیت کی تکمیل اور تعمیل کے لئے "قدرت ثانیہ" کے مظہر اوّل حضرت خلیفۃ المسیح نے اخبارات میں اعلان کر دیا ہے۔"

وہ اعلان کیا تھا۔ یہی کہ:-

"میں اس وقت جماعت کا لیڈر ہوں اور امام ہوں اور خدا نے مجھے خلیفہ بنا دیا ہے اور اب تم سب کا فرض ہے کہ آدم بن کر میری اطاعت اور فرمانبرداری کرو۔"

بعد ازاں دسمبر ۱۹۰۸ء کے جلسہ سالانہ میں ایک لیکچرار نے اپنی تقریر کے دوران کہا:-

"اب "قدرت ثانیہ" کا جو مظہر اوّل ہمارے درمیان قائم ہوا ہے وہ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود ہے ......
اب یہ خلافت اولیٰ جو قائم ہوئی ہے اس "قدرت ثانیہ" کے فیض سے حصہ لینے کے لئے نہایت ہی سچا اور صحیح ذریعہ ہے اور اب جو کچھ فیض ہماری خدمات پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنا ہے اس کا پہلا مظہر یہی خلافت اولیٰ ہے۔"

(اخبار بدر ۲۸ جنوری ۱۹۰۸ء)

اسی طرح اخبار الحکم ۱۹۱۰ء میں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی کا یہ بیان شائع ہوا:-

"کوئی احمدی جو حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کی خلافت کو "قدرت ثانیہ" کے مظہر اوّل کی خلافت یقین کرنے میں مضائقہ کرتا ہے اس کا اپنے آپ کو محض حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لانے سے احمدی سمجھنا غلطی ہے۔"

(الحکم ۔ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء)

حضرت خلیفہ اوّل کے نزدیک بھی "قدرت ثانیہ" سے مراد خلافت ہے!

خود حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے بھی "قدرت ثانیہ" کو خلافت ہی قرار دیا ہے۔ اس کا پہلا ثبوت تو یہ ہے کہ آپ کے متعلق اس وقت اخبارات میں اور تقریروں میں اور جماعتی مجالس میں یہ ذکر ہوتا رہا کہ آپ "قدرت ثانیہ" کے مظہر اوّل ہیں۔ مگر کبھی آپ نے اس سے انکار نہیں کیا۔ اور نہ کبھی یہ کہا کہ "قدرت ثانیہ" کے متعلق جو کچھ کہا جا رہا ہے یا لکھا جا رہا ہے یہ درست نہیں۔

دوم۔ آپ نے منصب خلافت کو قبول فرما کر عملاً اس بات کی تصدیق فرما دی کہ آپ ہی "قدرت ثانیہ" کے مظہر اوّل ہیں اور "قدرت ثانیہ" سے مراد خلافت ہی ہے۔

سوم۔ بہت بڑا ثبوت اس بات کا کہ آپ "قدرت ثانیہ" سے مراد خلافت ہی لیتے تھے یہ ہے کہ آپ کے زمانہ خلافت میں کچھ عرصہ گذرنے پر لاہور کے کسی گمنام شخص نے دو ٹریکٹ "اظہار حق" کے نام سے شائع کئے جن کے مضامین سے پیغام صلح والوں نے بھی اتفاق کیا۔ ان ٹریکٹوں میں علاوہ اور وساوس کے ایک بات یہ بھی بیان کی گئی تھی کہ "الوصیت" میں "قدرت ثانیہ" کا جو وعدہ ہے اس سے خلیفہ مراد نہیں ہو سکتا کیونکہ خلیفہ تو آدمی ہوگا اور حضرت صاحب نے تو لکھا ہے کہ "قدرت ثانیہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی" چنانچہ اس کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کی منظوری اور نظر ثانی سے ایک رسالہ اس وقت کی مجلس انصار اللہ نے خلافت احمدیہ کے نام سے شائع کیا جس میں اس وسوسہ کا ایک جواب یہ دیا گیا کہ "قدرت ثانیہ" کی پیشگوئی سے خلفاء کا سلسلہ مراد ہے کیونکہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرما دیا ہے کہ "قدرت ثانیہ" کے مظہر خلیفہ ہی ہیں اور اس کے ثبوت میں الوصیت کی وہ عبارت پیش کی گئی جس میں دو قدرتوں کے ظاہر ہونے کا ذکر ہے اور جس میں "دوسری قدرت" کا مظہر حضرت ابوبکر صدیق رضی کو قرار دیا گیا ہے۔

اسی رسالہ "خلافت احمدیہ" کے ضمیمہ میں یہ درج ہے کہ:-

"حضور یعنی حضرت خلیفہ اوّل رضی نے رسالہ "خلافت احمدیہ" کے طول طویل مسودہ کو اس ضعف پیری اور ازدحام مشاغل کے باوجود ایک ہی مجلس میں سارے کو شروع سے ملاحظہ عطا فرما کر اور اشاعت کی اجازت اور وعدہ دعا فرما کر اظہار فرحت فرمایا۔"

(ضمیمہ خلافت احمدیہ ۔ ص)

حضرت خلیفہ اوّل رضی کے ملاحظہ اور اجازت اور دعا کے بعد ان جوابات کی اشاعت اس بات کا ثبوت ہے کہ "قدرت ثانیہ" سے مراد آپ کے نزدیک بھی خلافت ہی ہے نہ کوئی اور نظام۔

ایک زبردست حوالہ

اب ایک لمبے عرصہ کے تجربہ کے بعد ہمارے غیر مبائعین بھائی بھی علی الاعلان یہ تسلیم کرنے لگے ہیں کہ فی الواقعہ "قدرت ثانیہ" سے مراد خلافت ہی کا نظام ہے اس کے ثبوت میں نہایت واضح حوالہ "پیغام صلح" سے پیش کرتا ہوں حضرت مولانا نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے اخبار "پیغام صلح" لکھتا ہے:-

"حضرت مولانا کو حضرت مسیح موعودؑ کے بعد تمام جماعت نے بالاجماع خلیفہ منتخب کیا اور آپ رضی کا چھ سالہ دور خلافت مسیح موعودؑ ہی کے دور ماموریت کا گویا تتمہ تھا جس کے دوران جماعت نے "قدرت ثانیہ" کی وہ شان دیکھی جس کی خوشخبری مسیح موعودؑ نے "الوصیت" میں دی تھی۔" (پیغام صلح ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۹۶۹ء ص ۳)

کیا صاف اور واضح اعتراف ہے کہ دور خلافت ہی "قدرت ثانیہ" ہے اور خلافت کے ذریعہ ہی "قدرت ثانیہ" کے جلوے نظر آتے ہیں۔

اس حوالہ سے جہاں یہ ثابت ہو گیا ہے کہ "قدرت ثانیہ سے مراد خلافت ہے" وہاں یہ بھی ثابت ہو گیا کہ "الوصیت" میں خلافت کا ذکر موجود ہے جس کی مطابقت میں خلیفہ اوّل رضی کا انتخاب ہوا۔

ان شواہد سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جماعت مبائعین یعنی ہمارا موقف ہی درست ہے اور ہم پوری معرفت اور بصیرت کے ساتھ اس بات پر ایمان اور یقین رکھتے ہیں کہ "قدرت ثانیہ" سے مراد خلافت کا نظام ہے۔ یہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایمان تھا یہی آپ کی وفات پر جماعت کا ایمان اور یقین تھا اور اسی پر جماعت کا سب سے پہلے اجماع ہوا۔ اور اسی حقیقت کو حضرت خلیفہ الاوّل رضی نے عملاً تسلیم کیا۔

میدانِ عمل کی تبلیغی یادوں کے چراغ

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ ملائشیا و مغربی افریقہ

(۲)

ایک پہاڑی سفر میں ہاتھیوں کی لڑائی

باڈ ماہوں اور ٹونگے "بو" ڈسٹرکٹ میں سیرالیون کے دو اہم گاؤں ہیں۔ جہاں ہماری مخلص جماعتیں موجود ہیں۔ دونوں گاؤں کے درمیان بیس میل کا فاصلہ ہے۔ اور یہ مسافت گھنے جنگلات سے پُر ایک ہی طویل پہاڑی سلسلہ ہے۔ جس میں انسانوں کی نسبت جنگلی جانور زیادہ ہیں۔ خصوصاً ہاتھیوں کے شکار کے لئے وہ علاقہ مشہور ہے۔ تاہم چونکہ ان پہاڑیوں میں سونا بہت ملتا ہے۔ اس لئے کہیں کہیں چھوٹی چھوٹی آبادیاں اور گاؤں بھی موجود ہیں۔

بیس میل کا یہ دشوار گزار رستہ جماعت کے ابتدائی مبلغینِ اسلام کو پیدل طے کرنا پڑتا تھا۔ پہلے دس میل پر چڑھائی ہی چڑھائی ہے اور دوسرے دس میل میں اُترائی ہے۔ راستہ میں عموماً ایک رات ضرور کہیں نہ کہیں ٹھہرنا پڑتا تھا۔ ۱۹۴۳ء میں ایک روز خاکسار کو باڈ ماہوں سے فوری طور پر ٹونگے جانا پڑا۔ میرے ہمراہ تین لڑکے مسٹر کمانڈا بونگے (Bongay) اور دو اور احمدی نوجوان میرا سامان اُٹھائے ہوئے تھے۔ مسٹر کمانڈا بونگے آجکل سیرالیون احمدیہ مشن کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ ابھی ہم نے باڈ ماہوں سے ۳-۴ میل ہی طے کئے تھے کہ اچانک اپنے آگے ہمیں بے پناہ شور و غوغا سنائی دیا۔ جیسے درخت ٹوٹتے گرتے اور گھسیٹے جاتے ہیں۔ پھر ایک شخص ہمیں ملا جس نے آگاہ کیا کہ آگے ۳-۴ بڑے بڑے ہاتھی گزشتہ روز سے آپس میں لڑ رہے ہیں اور راستہ خطرے سے خالی نہیں۔ میں نے مسٹر بونگے سے کہا کہ اگر راستہ سے ہٹ کر اور جنگل کے ذرا اندر سے ہو کر ہم آگے نکل جائیں تو کیا حرج ہے۔ ہاتھی ہمیں کب تاڑ رہے ہیں۔ وہ تو آپس میں لڑ رہے ہیں۔ مگر لڑکے ہاتھیوں کی دہشت کی وجہ سے آگے چلنے پر رضامند نہ ہوئے۔

گھر گھر ہاتھی کا گوشت

ابھی ہم مشورہ ہی کر رہے تھے۔ کہ ایک مخلص احمدی دوست صانفا طولا (مصطفیٰ) بلوماہو سے بھاگے بھاگے آئے اور مجھے بتایا کہ باڈ ماہوں کے احباب جماعت کہتے ہیں کہ ابھی آپ آگے نہ جائیں اور باڈ ماہوں واپس آجائیں۔ چنانچہ ہم پھر واپس باڈ ماہوں آ گئے۔ اگلے روز میں عصر کے وقت اپنی رہائش گاہ سے باہر نکلا۔ تو معلوم ہوا کہ گاؤں میں ہر طرف عجیب قسم کی بو پھیلی ہوئی ہے۔ دریافت کرنے پر یہ سنکر میری حیرانی کی حد نہ رہی کہ ان لڑاکے ہاتھیوں میں سے ایک مارا گیا تھا۔ جس کے اب ٹکڑے ٹکڑے کر کے گاؤں کے مشرکین کھانے کے لئے لے آئے ہیں اور گھر گھر تقسیم کر دیا گیا ہے۔ چونکہ مشرکین میں سے بھی ایک خاصی تعداد اسلام قبول کر کے ہماری جماعت میں شامل تھی۔ اس لئے اگلے دو تین روز باڈ ماہوں احمدیہ مسجد میں اس مسئلہ پر سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا کہ مُردہ جانور کھانا اسلام میں کیوں حرام ہے اور ہاتھی وغیرہ شکار کر کے کھانا حلال ہے یا حرام۔

یاد رہے کہ اس ملک میں گوشت کی شدید قلت کے باعث عیسائی اور مشرک عوام ہاتھی۔ لومڑ۔ بندر۔ سوّر۔ سانپ۔ جنگلی بلے وغیرہ عموماً کھا جاتے تھے۔ بلکہ بعض علاقوں میں آدم خوری کی وارداتیں بھی ہوتی رہتی تھیں میرا اپنا مشاہدہ ہے کہ ضلع مویامباہ میں مقیم بعض یورپین پادری بندر وغیرہ کھا لیتے تھے۔ اور اس کے مرغوب یا معیوب ہونے پر ہم سے بحث کیا کرتے تھے۔ سیرالیون میں ایک خاص قسم کی مکھی پائی جاتی تھی جو چرپاؤں مثلاً گائے بکری وغیرہ کے لئے سخت مہلک تھی۔ اس وجہ سے ملک میں گوشت کی سخت قلت رہتی تھی۔ مگر اب اس مکھی کو ختم کر دیا گیا یا غالباً بیماری پر کنٹرول کر لیا گیا ہے۔

کرسچن کونسل کی کم ظرفی

مغربی افریقہ کی برٹش نوآبادیات میں ملکی آزادی اور خود مختاری تک عیسائی مشنوں کے اثر و نفوذ کے لحاظ سے چرچ آف انگلینڈ اکثر جگہ پیش پیش رہا ہے۔ ۱۹۵۱ء میں اس چرچ کے سربراہ آرچ بشپ آف کنٹربری ڈاکٹر فشہ کی سیرالیون میں آمد کی خبر جب اخبارات میں شائع ہوئی تو ہم نے آرچ بشپ مذکور اور ان کے ساتھ آنے والے چھ بشپوں کو تبلیغ اسلام کرنے اور اسلامی لٹریچر پیش کرنے کا پروگرام بنایا۔ یونائیٹڈ کرسچن کونسل جن کے زیر اہتمام انہیں سیرالیون بلوایا گیا تھا۔ ہم نے ان کے چیئرمین کو لکھا کہ ہمیں بھی آرچ بشپ مذکور اور ان کے مصاحبوں کے ساتھ ملاقات کے لئے آدھ گھنٹہ وقت دیا جائے۔ مگر افسوس کہ کرسچن کونسل نے وقت کی قلت کا عذر کر کے ہماری درخواست ردّ کر دی۔ بلکہ آرچ بشپ آف کنٹربری کے خیر مقدم کے لئے منعقدہ عام تقریب میں شرکت کی دعوت بھی ہمیں نہ دی۔ حالانکہ اس تقریب میں شرکت کی دعوت سیرالیون کے سب مذہبی مشنوں، سوسائٹیوں، انجمنوں، کلبوں اور سکولوں کے منیجروں کو دی گئی تھی۔

تاہم اس عاجز کی خواہش تھی کہ جیسے بھی ہو عیسائی دنیا کے ان چوٹی کے لیڈروں کو پیغام حق ضرور پہنچایا جائے۔ اور اہم اسلامی لٹریچر بھی انہیں پیش کر دیا جائے۔ چنانچہ خاکسار نے بو احمدیہ جماعت کے ۶-۷ نوجوانوں کو اپنے ساتھ تیار کر کے یہ پروگرام بنایا کہ جب آرچ بشپ آف کنٹربری کا وفد بذریعہ ٹرین فری ٹاؤن سے بو ریلوے سٹیشن پر پہنچے تو گاڑی سے نکل کر ان کے کاروں میں بیٹھنے سے پہلے پہلے ہی ہر معزز مہمان کو اپنا لٹریچر پیش کر دیا جائے۔

آرچ بشپ آف کنٹربری کو تبلیغ اور چیلنج

چنانچہ جب آرچ بشپ آف کنٹربری ریل گاڑی سے نکل کر پلیٹ فارم پر عیسائی عوام میں گھر گئے تو ہجوم میں خاکسار بھی ہمت کر کے آگے بڑھا اور ان سے مصافحہ کر کے اپنا تعارف کرایا کہ میں سیرالیون میں عالمگیر احمدیہ اسلامک مشن کا نمائندہ اور مبلغ اسلام ہوں اور آپ کو اسلام کی مقدس الہامی کتاب قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ اور دیگر اسلامی لٹریچر پیش کرنا چاہتا ہوں۔

اس کے بعد خاکسار نے پہلا انہیں قرآن کریم اور دیگر کتب پیش کیں اور پھر ایک ٹائپ شدہ خیر مقدم ایڈریس جماعت کی طرف سے دستی طور پر پیش کر کے انہیں عرض کیا کہ میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ فارغ وقت میں ضرور اس کلام الٰہی اور کتب اور ہماری طرف سے پیش کردہ ایڈریس کا مطالعہ کریں گے میری طرح دوسرے احمدی دوستوں نے بھی میری ہدایت کے مطابق ہر مہمان بشپ اور نمائندہ چرچ کو علیحدہ علیحدہ پیکٹوں میں اسلامی کتب اور مختلف ٹریکٹ پیش کئے۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے باوجود کرسچن کونسل کی طرف سے مخالفت اور روکاوٹ کے ہماری طرف سے عیسائی دنیا کے ان سربراہوں کو اسلام کا پیغام پہنچا کر اتمام حجت کر دی گئی۔ فالحمد للہ۔

ان کے نام جماعت کی طرف سے خیر مقدم ایڈریس میں بھی نقول سب مہمانوں کو پیش کی گئی تھیں۔ اسلام کی خوبیاں اور تعلیم کی برتری نیز آنحضرت کے ذریعہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی پیشگوئیاں اور حضرت مصلح موعودؓ کی پیشگوئی وضاحت سے بیان کر کے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا چیلنج مذکورہ دیباچہ قرآن کریم انگریزی قبول کرنے کی دعوت دی گئی تھی۔ اس چیلنج میں حضورؓ کی طرف سے مذاہب عالم کے سربراہوں کو دعوت دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق ثابت کرنے کے ثبوت میں حضور کے الہامات اور رؤیا و کشوف کے مقابل وہ لوگ اپنے الہامات اور کشوف پیش کر کے ثابت کریں کہ ان سے بھی اللہ تعالیٰ ہمکلام ہوتا ہے۔ یہ خیر مقدم ایڈریس بعد میں بڑی تعداد میں سیرالیون کی عیسائی پبلک میں تقسیم کیا گیا۔

آرچ بشپ کی خاموشی

سیرالیون سے واپس انگلستان پہنچ کر آرچ بشپ آف کنٹربری نے مجھے شکریہ کا مختصر خط تو روانہ کیا۔ مگر ہمارے امام حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی دعوت عام اور چیلنج کا ذکر تک نہ کیا اور مکمل خاموشی اختیار کر لی ہے۔

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

بعض پادریوں کا نیا طریق کار

کچھ عرصہ سے یورپ اور امریکہ کے بعض پادری دنیا کے مختلف ممالک میں پبلک جلسے کر کے لاعلاج مریضوں کو عیسائیت اور مسیح کے نام پر اپنی دعا اور توجہ سے فوری طور پر اچھا کر دینے کا کثرت سے پروپیگنڈہ کرنے لگے ہیں۔ حالانکہ ان کے ایسے دعوے حقیقت سے عاری ہوتے ہیں۔ اور اگر کوئی لاعلاج مریض عارضی طور پر اپنے آپ کو صحت مند محسوس بھی کرتا ہے۔ تو وہ محض ہپناٹزم یا مسمریزم کا عارضی اثر اور نتیجہ ہوتا ہے جس کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں بلکہ ایک مشرک اور دہریہ بھی مشق اور توجہ کرنے سے دوسروں کو متاثر کرنے کی طاقت اپنے اندر پیدا کر لیتا ہے۔

عیسائیت کے نام پر شفا دینے کی حقیقت

اس قسم کے ایک ......

نامی بشپ پانچ چھ پادریوں کے ساتھ ۱۹۵۹ء میں سیرالیون آئے اور سارے ملک میں دورے کرکے عام جلسوں میں لاعلاج مریضوں کو کھڑے کھڑے اپنی توجہ سے شفا دینے کا پروپیگنڈا کرنے لگے۔ لوکل اخبارات میں ایسے شفایاب مریضوں کی تصویریں بھی روزانہ شائع ہونے لگیں جو بقول ان کے ان کی توجہ سے اچھے ہو جاتے تھے۔

اس واقعہ سے بہت پہلے ایک مرتبہ خاکسار نے حضرت قمر الانبیاء مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ سے عیسائی پادریوں کے ایسے بلند بانگ دعاوی کے متعلق استفسار کیا۔ تو انہوں نے بتایا کہ ان لوگوں کی اس قسم کی Healing Ministry یعنی شفا دینے کی مہم کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں اور نہ یہ امر ایسے لوگوں کے سچے یا خدا رسیدہ ہونے کی دلیل ہے۔ کیونکہ مسمریزم اور ہپناٹزم وغیرہ کے [illegible] کرنے اور انسانی توجہ کو فروغ دینے سے تو ایک ہندو مشرک بلکہ دہریہ بھی غیر معمولی شعبدہ بازیاں کر لیتا اور عارضی یا مستقل طور پر مریضوں کو اچھا کر سکتا ہے لیکن سچے اور جھوٹے مذہب کے مقابلہ کے وقت ایسے لوگ یقیناً ناکام رہیں گے۔ لہٰذا اگر یہ عیسائی پادری اسلام کے سچے پیرو اور خدا رسیدہ لوگوں کے مقابل پر اپنی یا اپنے مذہب کی برتری ثابت کرنے کے لئے چیلنج کے طور پر سامنے آئیں گے۔ تو خدا کے فضل سے یقیناً ناکام و نامراد رہیں گے۔

انگریز پادریوں کو دعوتِ مباحثہ

چنانچہ جب بشپ سکودرن مذکور اور ان کی پارٹی کی نام نہاد شفا دینے والی خبریں اور تصویریں سیرالیون کے اخبارات میں روزانہ شائع ہونے لگیں تو بے شمار احمدی اور غیر احمدی احباب نے اس امر کی حقیقت کے بارے میں ہم سے دریافت کیا بلکہ بعض غیر از جماعت ہمدرد قسم کے لوگوں نے لکھا کہ آپ اس ملک میں اسلام کے ترجمان اور نمائندہ ہوتے ہوئے کیوں خاموش ہیں۔ ان پادریوں کا مقابلہ کیوں نہیں کرتے تاہم یہ خاکسار ان کے ہمیں توجہ دلانے سے پہلے ہی مبلغین کرام سے مشورہ کر رہا تھا کہ ان پادریوں کی ایسی گمراہ کن مہم اور پروپیگنڈا کا ازالہ کیسے کیا جائے۔ چنانچہ خاکسار نے بطور مبلغ انچارج جماعت کی طرف سے ہزاروں کی تعداد میں ایک اشتہار شائع کیا جس میں بشپ سکودرن اور ان کی پارٹی کو لکھا کہ اگر آپ واقعی اور سچ مچ لاعلاج بیماروں کو شفا بخشتے ہیں تو ہم مستقل قبائل اور مذہب سے تعلق رکھنے والے بیس ایسے لاعلاج مریض آپ کے سامنے پیش کرنے کا انتظام کرتے ہیں۔ جن کو ملک کے چوٹی کے مسلمہ مشہور اور ماہر ڈاکٹروں نے معائنہ کرکے لاعلاج قرار دے دیا ہوگا۔ آپ انہیں ہمارے سکول کی فٹ بال گراؤنڈ میں یا کسی اور کھلی جگہ کم از کم دو ہزار مختلف مذاہب و قبائل کے سرکردہ لوگوں کے سامنے شفایاب کر دیں جس کے بعد دو ہفتہ تک انہیں پہلے ڈاکٹر صاحبان کی زیر نگرانی رکھا جائے گا اور آپ کے نمائندے بھی ساتھ نگرانی کریں گے۔ تاکہ آپ کو کوئی شبہ نہ ہو۔ پھر اگر ڈاکٹر صاحبان نے تصدیق کی کہ وہ لاعلاج مریض واقعی اور مستقل طور پر شفایاب ہو گئے ہیں تو نہ صرف ہم بلکہ ہر انصاف پسند شخص تسلیم کرے گا کہ آپ کی یہ مہم واقعی معجزانہ رنگ رکھتی ہے۔ اور آپ ملک میں اپنا مذہبی پروپیگنڈہ کرنے میں حق بجانب ہیں۔

احمدیہ دار التبلیغ میں آنے کی دعوت

جب ہماری اس تجویز کا بشپ سکودرن اینڈ کمپنی کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا تو ہم نے دوبارہ انہیں لکھا اور توجہ دلائی کہ پبلک کے شبہات کے ازالہ کی خاطر آپ ہماری تجاویز قبول فرمائیں۔ ہم ملک کی مسلمان پبلک کی آواز ہیں اور انہیں کی ترجمانی کر رہے ہیں۔ نیز لکھا کہ

We sincerely and cordially invite Bishap scothern & his comrades to Bo for this purpose and shall be responsible for their train fare to and from Bo as well as for their lodging and maintenace at Bo

یعنی ہم محض اس لئے کہ پبلک پر حقیقت واضح ہو جائے بشپ سکودرن اور ان کی پارٹی کو فری ٹاؤن سے "بو" آنے اور ہمارے ساتھ احمدیہ مشن میں قیام کی دعوت دیتے ہیں۔ تاکہ وہ یہاں پر سب کے سامنے اپنے معجزانہ کارنامے اور اپنی دعا کا اثر دکھا سکیں ہم ان کے فری ٹاؤن سے بو تک اور واپسی کے اخراجات اور قیام و طعام کے بھی ذمہ وار ہوں گے۔ بشرطیکہ وہ ہماری مذکورہ بالا تجاویز قبول کر لیں۔ اور اپنی تجاویز میں ہم نے یہ لکھا تھا کہ ہم حضرت مسیح کو خدا کا پیارا اور سچا رسول سمجھتے ہیں۔ جو صرف اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی طرف بھیجے گئے تھے اور کشمیر میں ۱۲۰ سال کی عمر میں وفات پا گئے لیکن آپ اپنے حالیہ جلسوں میں مسیح کو خدا اور خدا کا بیٹا اور ساری دنیا کے نجات دہندہ کی حیثیت سے پیش کر رہے ہیں۔ گویا مسیح کے متعلق ہمارے اور آپ کے عقیدہ اور نظریہ میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ہمارا دعوےٰ ہے کہ مقدس بائیبل ہمارے نظریات کی تائید کرتی ہے۔ اور آپ کے نظریات کی مؤید نہیں ہے۔ ہم اس بارے میں آپ کو دعوت دیتے ہیں کہ آپ ایک جلسہ عام میں ہمارے دلائل سنیں اور ہمیں اپنے دلائل سنائیں تاکہ مسلمان عیسائی اور مشرک تینوں قسم کی پبلک یہ معلوم کر سکے کہ کس کے نظریات درست اور بائیبل کے مطابق ہیں۔

پادریوں کی مکمل خاموشی اور ملک سے فرار

ہماری طرف سے پیش کردہ یہ تجاویز اور چیلنج لوکل اخبارات میں بھی شائع ہوئے لیکن افسوس بشپ سکودرن صاحب نے نہ صرف ہمیں جواب نہ دیا۔ اور خاموش رہے بلکہ ہمارے اشتہار کی اشاعت کے ایک ہفتہ بعد ۱۶ فروری ۱۹۵۹ء کو خاموشی سے گیمبیا (Gambia) روانہ ہو گئے۔ گویا اس طرح فرار اختیار کرکے عملاً ثابت کر دیا کہ انکی Healing Ministry (ہیلنگ منسٹری) اور لاعلاج مریضوں کو حضرت مسیح کی طرح دعا سے کامل شفا دینے کے دعوے محض پروپیگنڈا اور ملمع سازی ہے۔ اور مسیح محمدی علیہ السلام کے ادنیٰ خادم کے قرآنی دلائل کا مقابلہ کرنا ان کے بس کی بات نہیں ہے

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

گورنر جنرل نائیجیریا کی طرف سے جماعت کی خدمات کا اعتراف

لائبیریا کے دار الحکومت منروویا Monrovia میں خاکسار کے قیام کے دوران جولائی ۱۹۵۹ء میں نائیجیریا (Nigeria) کے انگریز گورنر جنرل سر رابرٹسن (Sir Robertson) خیر سگالی کے دورے پر لائبیریا آئے تو خاکسار نے ان کے ایڈیکانگ سے مل کر ان سے تبلیغی ملاقات کے لئے وقت لے لیا۔ بعد میں مقررہ وقت پر جماعت کے چند لوکل احباب کے ساتھ سٹیٹ گیسٹ ہاؤس منروویا میں گورنر جنرل صاحب مذکور سے ملاقات کرکے انہیں جماعت کی طرف سے شائع شدہ انگریزی تفسیر القرآن اور دیگر اسلامی لٹریچر پیش کیا۔ جس میں احمدیت کی مختصر تاریخ اور اس کی غرض و غایت اور مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے آگاہ کرکے انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی گئی تھی۔ گورنر جنرل صاحب نے جواب میں بڑی مسرت اور شکریہ کا اظہار کرتے ہوئے ہماری طرف سے پیش کردہ امور پر غور کرنے کا وعدہ فرمایا۔

تحریری شکریہ اور احمدیہ سکولوں کا ذکر

بعد میں واپس نائیجیریا پہنچ کر باقاعدہ تحریری طور پر بھی ہمارا شکریہ ادا کیا۔ نیز جماعت احمدیہ نائیجیریا کی خدمات جلیلہ کو سراہتے ہوئے انکے سیکرٹری صاحب نے مجھے لکھا۔

His Excelency fully appreciates the value of the work done by the Ahmadiyya. Movement in Nigeria Many thousands of children benifit from the teaching offered in Ahmadiyya schools in Lagos. and in the last thirty years a great number of schools have been opend by the movement throughout Nigeria.

His Excellency has also asked me to say that he gets copies of the newspaper The Truth regularly and he is sure that this is a publication worthy of its name. (Letter dated 6th July 1959)

یعنی ہز ایکسی لینسی سر رابرٹسن نائیجیریا میں احمدیہ جماعت کی خدمات کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں صرف لیگوس کے احمدیہ سکولوں میں دی جانے والی تعلیم سے شہر کے ہزاروں بچے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ جبکہ گذشتہ تیس سال کے عرصہ میں نائیجیریا کے طول و عرض میں جماعت احمدیہ نائیجیرین بچوں کے لئے اچھی خاصی تعداد میں احمدیہ سکول کھول چکی ہے۔

اس کے علاوہ ہز ایکسی لینسی نے مجھے یہ بھی ہدایت فرمائی ہے کہ میں آپ کو اطلاع دوں کہ وہ لیگوس میں شائع ہونے والے اخبار "ٹروتھ" کی کاپیاں باقاعدہ حاصل کرتے ہیں۔ اور وہ یقینی طور پر کہہ سکتے ہیں کہ یہ اخبار واقعی اپنے نام "سچائی" کا اہل ہے۔

(باقی)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۷ء

آخری قسط

جماعتِ احمدیہ اور جہاد

از مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ سرینگر (کشمیر)

جہاد بالسیف یا جہادِ اصغر

جہاد بالسیف کے متعلق یہ امر واضح کر دینا ضروری ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ نے جن حالات میں اس جہاد کا آغاز کیا وہ مخصوص قسم کے حالات تھے جیسا کہ قرآن کریم میں اس کی وضاحت یوں بیان ہوئی ہے کہ

اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا وَ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرُ ہ

یعنی مسلمانوں کو اس لئے جنگ کی اجازت دی جاتی ہے کہ ان پر مسلسل ظلم کیا گیا اور محض اس بات پر کہ وہ خدا تعالےٰ اور اس کے دین پر ایمان لائے، اپنے گھروں سے وہ بے گھر کر دئیے گئے یہ آیت بتاتی ہے کہ صحابہ کو جس جنگ کی اجازت دی گئی تھی وہ محض دفاعی تھی۔ جن کو اجازت دی گئی وہ مظلوم تھے۔ انہیں صرف اختلاف عقائد کی بناء پر قتل کیا گیا اور گھروں سے نکالا گیا۔ پس جہاد بالسیف کا حکم مختص بالزمان والوقت ہے ہمیشہ کے لئے نہیں۔ یعنی اس قسم کا جہاد اسی صورت میں جائز ہے جب کوئی قوم مسلمانوں سے مذہبی بناء پر جنگ کرے اور اس جنگ کی ابتداء کرے۔ پھر یہ حکم محض حریتِ ضمیر قائم رکھنے کے لئے ہے۔ چنانچہ وَقٰتِلُوْھُمْ حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ وَّیَکُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰہِ (بقرہ ع ۲۴) میں بتایا گیا ہے کہ یہ جہاد انتقامی یا کسی قوم کو برباد کرنے کی نیت سے نہ ہو بلکہ مقصد یہ ہو کہ خدا کے دین کے لئے لوگوں کو آزادیٔ ضمیر حاصل ہو۔ پھر یہ جنگ ان لوگوں سے کی جائے جنہوں نے جنگ کرنے میں ابتداء کی ہو۔ تمام کفار سے یہ جہاد کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہے۔

ایک اور آیت میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جہاد صرف منظم صورت میں ہی جائز ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً۔ (توبہ ع ۵) یعنی تم کو چاہیئے کہ سب مسلمان جہاد میں شریک ہوں جس طرح کہ کفار سارے کے سارے جہاد میں شریک ہیں کیونکہ وہ اس کو مذہبی جنگ بنا رہے ہیں۔ —— اب مسلمان اکٹھے ہو کر ہی اس قسم کا جہاد کر سکتے ہیں جب کوئی امام ان کو جمع کرنے والا ہو۔ چنانچہ اس آیت کی تشریح میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَلْاِمَامُ جُنَّۃٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِہٖ (مشکوٰۃ) کہ امام ایک ڈھال کی طرح ہوتا ہے اس لئے سب مسلمانوں کو اس کے پیچھے ہو کر لڑائی کرنی چاہیئے۔ یعنی جہاد کے لئے شرط ہے کہ ایک امام اس کا اعلان کرے اور سب مسلمانوں کا فرض ہے کہ اس کی متابعت میں دینی جنگ میں شریک ہوں۔

موجودہ زمانے میں جہاد بالسیف کی شرائط میں سے کوئی شرط بھی نہیں پائی جاتی موجودہ زمانے میں کوئی قوم مسلمانوں سے مذہبی بناء پر جنگ نہیں کر رہی۔ ہر طرف آزادیٔ ضمیر و حریتِ عمل کا دور دورہ ہے اور مسلمان بڑی عمدگی کیساتھ اپنے دینی فرائض کو ادا کر سکتے ہیں۔ حکومت نہ نماز سے روکتی ہے نہ اشاعت اسلام سے اور نہ دین کے بارہ میں جنگ کرتی ہے بلکہ تمام مذاہب کو یکساں طور پر آزادی دی گئی ہے۔ پس موجودہ حالات میں جہاد بالسیف کسی صورت میں جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اور وہ مسلمان جو جہاد بالسیف کے نام پر کسی پر تلوار اُٹھاتا ہے، اسلام کی ہتک کرتا اور اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کا مرتکب ہوتا ہے

چنانچہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا :۔

"آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا۔ خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اُٹھاتا ہے اور اپنا نام غازی رکھتا ہے وہ اس رسول کریمؐ کی نافرمانی کرتا ہے جس نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرما دیا ہے کہ مسیح موعود کے آنے پر تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے۔ سو اب میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں۔ ہماری طرف سے امان اور صلحکاری کا سفید جھنڈا بلند کیا گیا ہے"
(اشتہار چندہ منارۃ المسیح ص۵)

آج مذہبی آزادی کے زمانہ میں بھی جہاد بالسیف کا نعرہ لگانے والوں کے لئے ضروری تھی کہ خدا تعالےٰ کے مامور جس طرح باقی امور کی اصلاح فرمائی اس غلط عقیدہ کی بھی اصلاح کرتا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس خیال کی پرزور تردید فرمائی اور واضح فرمایا کہ اس زمانہ میں اور ان حالات میں جہاد بالسیف، قطعاً حرام ہے۔ جیسا کہ آپؑ فرماتے ہیں :۔

"یاد رہے کہ مسئلہ جہاد کو جس طرح پر حال کے اسلامی علماء نے جو مولوی کہلاتے ہیں، سمجھ رکھا ہے اور جس طرح وہ عوام کے آگے اس مسئلہ کی صورت بیان کرتے ہیں، ہرگز وہ صحیح نہیں ہے۔ اور اس کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ وہ پرجوش وعظوں سے عوام وحشی صفات کو ایک درندہ صفت بنا دیں۔ اور انسانیت کی تمام پاک خوبیوں سے بے نصیب کر دیں چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ جس قدر خون ان نادان اور نفسانی انسانوں سے ہوئے ہیں کہ جو اس راز سے بے خبر ہیں کہ کیوں اور کس وجہ سے اسلام کو اپنے ابتدائی زمانہ میں لڑائیوں کی ضرورت پڑی تھی ان سب کا گناہ ان مولویوں کی گردن پر ہے کہ جو پوشیدہ طور پر ایسے مسئلے سکھاتے رہتے ہیں جن کا نتیجہ دردناک خونریزیاں ہیں۔"
(رسالہ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد ص۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس حکم کے بعد دنیا میں جہاں اور جس علاقہ میں بھی مسلمانوں نے مذہبی جہاد کے نام پر جنگ لڑی، اس جگہ اُن کو سخت ہزیمت اُٹھانی پڑی۔ کیونکہ حضرت مہدی علیہ السلام بہت پہلے بطور پیشگوئی یہ فرما چکے تھے۔

یہ حکم سن کے جو بھی لڑائی کو جائے گا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اُٹھائیگا

آج منشائے الٰہی یہ ہے کہ مسلمان جہاد بالسیف کی بجائے جہاد بالقرآن کی طرف ہاتھ بڑھائیں۔ جہاد بالسیف کی بجائے جہاد بالنفس شروع کریں۔ اپنی اصلاح کریں۔ اپنی قوم کی اصلاح کریں۔ مخالف قوتوں کو دلائل و براہین سے پامال کریں اور اسلام کے چہرے کا دنیا کو دالہ و شیدا بنائیں۔ —— وہ جہاد جہاد تو کرتے ہیں لیکن جہاد بالقرآن کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اسلام کو کمزور اور دشمنوں کے نرغے میں دیکھتے ہیں مگر اپنے اموال و نفوس کی قربانی پیش نہیں کرتے اب تو زبان و قلم کے زور سے، اپنے عملی نمونہ کے اثر سے دنیا کو حلقہ بگوشِ اسلام کرنے کی ضرورت ہے اور یہی جہاد ہے جس کی اس وقت شدید ضرورت ہے یہی جہاد ہے جس کے کرنے کا اس وقت خدا تعالےٰ کی طرف سے حکم ہے اور یہی جہاد ہے جو مسلمانوں کو قعرِ مذلت سے نکال کر بامِ رفعت تک پہنچا سکتا ہے۔

اسی جہاد پر آج جماعت احمدیہ کمربستہ ہے اور جہاد کبیر اور جہاد بالقرآن کے اہم فریضہ کو اپنے واجب الاطاعت امام کی راہنمائی میں کامیاب طور پر ادا کر رہی ہے جس کا اقرار ہمارے معاندین بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ جماعتِ احمدیہ کے ایک مخالف اخبار المنبر نے جماعت کے جہاد بالقرآن کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا :۔

"غیر مسلم ممالک میں قرآنی تراجم اور اسلامی تبلیغ کا کام صرف اسی اصول۔ نفع رسانی کی وجہ سے قادیانیت کے بقاء اور وجود کا باعث ہی نہیں ہے۔ ظاہری حیثیت سے بھی اس کی وجہ سے قادیانیوں کی ساکھ قائم ہے۔ ایک عبرت انگیز واقعہ جو ہمارے سامنے وقوع پذیر ہوا ۱۹۵۴ء میں جب جسٹس منیر انکوائری کورٹ میں علم اور اسلامی مسائل سے دل بہلا رہے تھے اور تمام مسلم جماعتیں قادیانیوں کو غیر مسلم ثابت کرنے کی جدوجہد میں مصروف تھیں، قادیانی انہی دنوں ڈچ اور بعض دوسری غیر ملکی زبانوں میں ترجمہ قرآن کو مکمل کر چکے تھے اور انہوں نے انڈونیشیا کے صدر حکومت کے علاوہ .... جسٹس منیر کی خدمت میں یہ تراجم پیش کئے۔ گویا وہ بزبانِ حال و قال یہ کہہ رہے تھے کہ ہم ہیں وہ غیر مسلم اور خارج از ملتِ اسلامیہ جماعت۔ جو اس وقت جبکہ ہمیں آپ لوگ کافر قرار دینے کے لئے پر تول رہے ہیں، ہم غیر مسلموں کے سامنے قرآن اُن کی مادری زبان میں پیش کر رہے ہیں۔"

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

تصحیح

اس مضمون کی پہلی قسط کی ابتدائی سطروں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو اشعار ہیں۔ پہلا مصرعہ سہو کتابت سے غلط لکھا گیا ہے درست یوں ہے ؎

کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبیؐ کی حدیث کو

۲۔ تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء کی بجائے ۱۹۷۸ء لکھا گیا ہے احباب تصحیح کر لیں۔

جماعتِ احمدیہ میں خلافت کا بابرکت نظام

بقیہ از صفحہ (۲)

جماعت کو وصیت فرمائی - اور وصیت کے معنے ہی یہ ہوا کرتے ہیں کہ جن افراد کے لئے وصیت کی جائے وہ اس کو بخوبی یاد رکھیں - اور اس کے مطابق آئندہ کے لئے عمل کریں - اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی یاد رکھے جانے کے قابل ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب دو قدرتوں کی تمثیل دے کر اصل مسئلہ کو واضح کیا تو صریح طور پر حضور علیہ السلام نے سیدنا حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق کے بطور خلیفہ و جانشین خدا تعالیٰ کی طرف سے کھڑا کئے جانے کا تذکرہ فرمایا نیز حضور نے اپنی اس بات کی بنیاد سورت النور کی آیت استخلاف پر رکھی جس میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کا بالصراحت ذکر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اُمت محمدیہ کے مومن افراد کے لئے یہ وعدہ ہے کہ وہ اُن میں بھی اُسی طرح پر سلسلہ خلافت جاری فرمائے گا جس طرح کہ اُس نے اُمت موسویہ میں بعد موسیٰ مردِ خدا کے جاری کیا -

اسی موقعہ پر ایک اور بات بھی خاص طور پر نوٹ کئے جانے کے قابل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ذریعہ جو خلافت راشدہ کا قیام عمل میں آیا تو وہ صرف تیس سال تک جاری و ساری رہا - اس کے بعد ملوکیت کا دور شروع ہو گیا - یہ سب باتیں خدا تعالیٰ کی ایک الگ تقدیر کے تحت عمل میں آئیں جن کا ذکر احادیث میں الگ سے ہوا ہے - لیکن اس کمی کو حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کے بعد قائم ہونے والی خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے ذریعہ پورا کر دیا - جس کے بارہ میں خود اسی حدیث میں ایسی خلافت کے دائمی طور پر جاری رہنے کا لطیف اشارہ موجود ہے - اور حضرت امام مہدی علیہ السلام نے پوری صراحت کے ساتھ اس کا ذکر کر دیا - اور فرمایا کہ میرے جانے کے بعد یہ قدرتِ ثانیہ تمہارے ساتھ ہمیشہ رہے گی اور اُس کا وعدہ دائمی ہے -

الغرض اس وقت جب کہ جماعتِ احمدیہ کے اندر نظام خلافت قائم ہے اور اس کے عظیم برکات سے ہر احمدی واقف و آگاہ ہے - ہم میں سے ہر ایک احمدی کا فرض ہے کہ خلافت کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھے - اور خلافت سے وابستگی کو اپنی روحانی زندگی کے لئے لازمی قرار دے - کیونکہ یہ وہ حبل اللہ ہے جس کے ذریعہ سے ساری جماعت میں اتحادِ فکر اور اتحادِ عمل پیدا ہوتا ہے - جس کے شیریں ثمرات اب تک جماعت نے کھائے - اور آنے والی نسلیں بھی اس سے بہرہ اندوز ہوتی رہیں گی - اور اس کے نتیجہ میں سورت الصف کی مذکورۃ الصدر آیت کریمہ میں جو اسلام کی عالمگیر سربلندی اور اس کے عالمگیر روحانی غلبہ کی خبر دی گئی ہے - بتمام وکمال پوری ہوگی - انشاء اللہ - وباللہ التوفیق *

اعلاناتِ نکاح

(۱)

مورخہ ۸/۵/۱۹ بروز جمعہ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے عزیزہ شہناز بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد یوسف صاحب مرحوم بھاگلپور کا نکاح مکرم داؤد احمد صاحب ابن مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مقیم بمبئی حال دوبئی کے ساتھ بعوض دس ہزار روپیہ حق مہر اعلان فرمایا - اور ایجاب و قبول کے بعد اجتماعی دعا فرمائی - اس خوشی کے موقع پر مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مقیم بمبئی نے مبلغ ۱۰۰/- روپیہ کی رقم اور مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب آف بھاگلپور نے جو کہ عزیزہ شہناز بیگم کے بڑے بھائی ہیں مبلغ تیس روپیہ کی رقم مندرجہ ذیل مدات میں ادا کی ہے جزاہما اللہ تعالیٰ -

مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب: شادی فنڈ ۵۰/- روپیہ - شکرانہ فنڈ ۲۰/- روپیہ - صدقہ ۲۰/- روپیہ - اعانت بدر ۱۰/- روپیہ - مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب: شکرانہ فنڈ ۱۵/- روپیہ اعانت بدر ۱۵/- روپیہ احباب رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا فرمائیں - خاکسار چوہدری حفیظ احمد گجراتی ناظر بیت المال آمد قادیان

(۲)

مورخہ ۸/۵/۱۹ بروز جمعہ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے عزیزہ لفرت یونس بی-اے بنت مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب صدر جماعت احمدیہ بھاگلپور کا نکاح مکرم منصور احمد صاحب ایم ایس سی ابن مکرم منظور احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ بلاری کے ساتھ بعوض گیارہ ہزار روپیہ حق مہر پڑھایا اور ایجاب و قبول کے بعد اجتماعی دعا فرمائی - اس خوشی کے موقع پر فریقین نے مندرجہ ذیل مدات میں رقوم ادا کی ہیں جزاہما اللہ تعالیٰ -

مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب: درویش فنڈ ۲۰/- شادی فنڈ ۱۰/- ، اعانت بدر ۱۰/- نشر و اشاعت ۱۰/- -

مکرم منظور احمد صاحب بلاری: درویش فنڈ ۲۰/- شادی فنڈ ۱۰/- اعانت بدر ۲۰/- نشر و اشاعت ۱۰/-

احباب رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں - خاکسار جلال الدین نیر انسپکٹر بیت المال قادیان

لازمی چندہ جات اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا

ایک الہام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ایک جلسہ کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات سے پتہ لگتا ہے کہ یہ کام آخر ہو کر رہے گا - اور کسی روک کی وجہ سے چاہے وہ کتنی ہی بڑی ہو اس سے یہ کام رُک نہیں سکتا - آپ کا الہام ہے :-

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوْحِيْ اِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ

یعنی تیری امداد وہ لوگ کریں گے جن کی طرف ہم آسمان سے وحی نازل کریں گے - پس مجھے روپیہ کی فکر نہیں - اللہ تعالیٰ خود ایسے آدمی لائے گا جن کے دلوں میں الہام کرے گا وہ یہ تحریک پیدا کر دے گا کہ جاؤ اور چندے دو - اس کے لئے مجھے کوئی گھبراہٹ نہیں - بلکہ میں سمجھتا ہوں اگر ہماری جماعت کا ایمان بڑھ جائے تو موجودہ چندوں سے چار گنا کیا اس سے بھی زیادہ دے سکتے ہیں -

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء)

پس احباب جماعت سے استدعا ہے کہ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشادات کی تعمیل میں اپنی مالی ذمہ داریوں کا صحیح احساس کرتے ہوئے لازمی چندوں کی سو فیصد ادائیگی کی طرف جلد توجہ فرما دیں - اس لئے جملہ عہدیداران اور احبابِ جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنے ذمہ بقایا جات کی جلد ادائیگی کی طرف توجہ فرما کر فرض شناسی کا ثبوت دیں - اور عند اللہ ماجور ہوں - اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق بخشے اور اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے - آمین

ناظر بیت المال آمد - قادیان

درخواستِ دعا

خاکسار اپنے اور اپنے اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات اور مخالفین کے شر سے ہر طرح محفوظ رہنے کے لئے - نیز میرے لڑکے نے میٹرک کا امتحان دیا ہے نمایاں کامیابی کے لئے احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے -

خاکسار: محمد شفیع وانی - بانڈی پورہ - کشمیر -

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR.
PHONES:- 52325/52686 P.P.
ورائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر -
لیڈر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل
زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
چپل پروڈکٹس
۲/۲۹ مکھنیا بازار - کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!
AUTOWINGS
آٹو ونگس
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS — 600004.
PHONE NO. 76360.

بارھویں سالانہ احمدیہ مسلم کانفرنس اتر پردیش

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال جماعت احمدیہ اُتر پردیش کی بارھویں سالانہ کانفرنس ۲۱-۲۲ اخاء (اکتوبر) امروہہ میں منعقد ہونا قرار پائی ہے بزرگانِ سلسلہ، درویشانِ کرام اور احبابِ جماعت سے درخواستِ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو ہر پہلو سے خیر و برکت اور سعید رُوحوں کی ہدایت کا موجب بنادے۔ آمین۔

یو۔پی۔ راجستھان اور دہلی کی جماعتوں سے درخواست ہے کہ وہ کانفرنس کے تعلق سے ضروری خط و کتابت اور ترسیلِ چندہ خاکسار صدرِ مجلس کے نام پر فرمادیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار:- عبدالحق فضل
صدر مجلس استقبالیہ

ایڈریس سیکرٹری صاحب مجلس استقبالیہ:-

HAMEEDULLAH KHAN AFGHANI
Village :- DHAURALAH
P.O. KHERA AFGHAN
Distt:- SAHARANPUR (U.P.)
PIN. 247340.

فہرست نمبر ۲۳

منظوریٔ انتخاب جماعتہائے احمدیہ بھارت

مندرجہ ذیل جماعت ہائے احمدیہ کے عہدیداران کے انتخاب کی آئندہ تین سال کے لئے یعنے یکم اپریل ۱۹۸۰ء تک نظارت ہذا کی طرف سے منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ عہدیداران کو اپنے فضل و کرم سے بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق بخشے اور اپنے فضلوں و رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔

ناظر اعلیٰ قادیان

(۱) جماعت احمدیہ مودھا (یو۔پی)

صدر جماعت: مکرم محمد تقی صاحب۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت: مکرم محمد محسن صاحب۔ سیکرٹری مالی: مکرم محمد ظفر صاحب۔

(۲) جماعت احمدیہ عادل آباد۔ (آندھرا پردیش)

صدر جماعت: مکرم رشید احمد خان صاحب ــــ جنرل سیکرٹری: مکرم ظہیر احمد خان صاحب۔
سیکرٹری تبلیغ: ” صدیق احمد خان صاحب ــــ سیکرٹری امور عامہ: ” عارف احمد خان صاحب

(۳) جماعت احمدیہ ننگلہ گھنو (یو۔پی)

صدر جماعت: مکرم حنیف احمد خان صاحب ــــ سیکرٹری مالی: مکرم رئیس احمد خان صاحب
سیکرٹری تبلیغ: ” نواب خان صاحب ــــ سیکرٹری تحریک جدید و وقفِ جدید: مکرم اسلام خان صاحب۔

(۴) جماعت احمدیہ ٹیلی چری (کیرالہ)

صدر جماعت، سیکرٹری امور عامہ، سیکرٹری مالی: مکرم ایم کنہامون صاحب۔

اعلان

میرے داماد عزیزم محمد ارشد صاحب ایم ایس سی کے والد محترم حاجی محمد رمضان صاحب جو تقسیم ملک سے پہلے دفتر دارالقضاء قادیان میں کام کرتے تھے ربوہ میں وفات پاگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اگر کسی دوست کا اُن سے لین دین ہو تو وہ انہیں یا مجھے اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ خاکسار: عبدالرحیم دیانت درویش قادیان۔

صدسالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کیلئے

نئے وعدے

۱۹۷۳ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ عظیم الشان تحریک جاری فرمائی تھی۔ اس وقت بعض نوجوان ابھی زیرِ تعلیم تھے۔ بعد میں جب انہوں نے تعلیم مکمل کر لی اور برسرِ روزگار ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کو وعدے لکھوانے کی توفیق عطا فرمائی۔

جماعتوں کے محترم صدر صاحبان اور سیکرٹریانِ مال سے گزارش ہے کہ وہ اپنی جماعت کے نوجوانوں کا جائزہ لیں۔ اور جو نوجوان برسرِ روزگار ہیں اور انہوں نے جوبلی فنڈ میں وعدہ نہیں لکھوایا اُن سے وعدے لے کر ارسال فرمائیں۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

اخبارِ قادیان

● مورخہ ۱۸/۵/۷۸ کو قاضی مبارک احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دُوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے ”عبد المنّان“ نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم قاضی عبدالحمید صاحب درویش کا پوتا ہے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا کرے اور نیک و خادمِ دین بنائے۔

● مکرم چوہدری منظور احمد صاحب منیر چیمہ درویش بفضلہ تعالیٰ کافی حد تک صحت یاب ہونے کے بعد ہسپتال سے ڈسچارج ہو کر مورخہ ۱۹/۵/۷۸ کو گھر واپس آگئے ہیں۔ موصوف کی کامل صحت کے لئے احباب دُعا فرمائیں۔

● مورخہ ۲۰/۵/۷۸ کو مکرم حافظ سخاوت علی صاحب شاہجہانپوری نے اپنے لڑکے عزیز مظفر احمد اقبال صاحب کی دعوتِ ولیمہ کا نصرت گرلز سکول میں اہتمام کیا جس میں ۱۷۵ مرد و زن مدعو تھے۔

● مورخہ ۱۰/۵/۷۸ کو صداقت گروپ کا اور مورخہ ۱۸/۵/۷۸ کو امانت گروپ کے تربیتی اجلاسات منعقد ہوئے جس میں مکرم عبدالکریم صاحب ملکانہ۔ مکرم ماسٹر یعقوب احمد خان صاحب۔ سید قیام الدین صاحب اور طاہر احمد صاحب گجراتی نے تقاریر کیں۔ مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب اور مکرم قائد صاحب مقامی نے صدارتی ریمارکس دیئے۔

درخواستہائے دُعا

(۱) مکرم چوہدری محمد شمس الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ پونچھ کی اہلیہ صاحبہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ مکرم چوہدری صاحب موصوف اولادِ نرینہ کے لئے بھی دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔
(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

(۲) خاکسار کے تین سالہ لڑکے کو پولیو کا حملہ ہو گیا ہے۔ جس کے باعث وہ چلنے پھرنے سے معذور ہو گیا ہے۔ علاج معالجہ کے باوجود تا حال کوئی افاقہ نہیں۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ عزیز کی کامل صحت اور معذوری سے نجات کے لئے دُعا فرمائیں۔ (خاکسار: محمود احمد گلبرگی مقیم بدلہ)

(۳) خاکسار کے والد محترم نیز بڑی بھاوج صاحبہ گزشتہ کچھ دنوں سے بیمار چلی آرہے ہیں اُن کی کامل مکمل شفایابی و صحت و سلامتی والی لمبی عمر پانے نیز بڑے بھائی کی ملازمت میں استقلال و جملہ مشکلات کی دُوری کیلئے تمام قارئینِ بدر سے ہمدردانہ دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: نذر الاسلام متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان۔

(۴) مکرم محمد تقی صاحب احمدی آف مودھا درویش فنڈ میں -/۶ روپے اور اعانتِ بدر میں -/۵ روپے ادا کر کے اپنے بچے محمد احسن کے نیک و صالح بننے کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (خاکسار ظہیر احمد خادم انسپکٹر بیت المال)